غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد: اسباب، واقعات، نتائج اور اسباق

غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد کے اسباب، اہم واقعات، نتائج اور ان سے حاصل ہونے والے اخلاقی و عسکری اسباق

1145	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. بدر اور اُحد کا تعارف اور مشترکہ سبق

غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اسلامی تاریخ کے دو ایسے فیصلہ کن معرکے ہیں جو بظاہر ایک دوسرے کے متضاد نتائج رکھتے ہیں مگر درحقیقت ایک ہی سبق کے دو رخ ہیں: بدر نے فتح کے ذریعے توکل اور تیاری کا سبق دیا، جبکہ اُحد نے وقتی نقصان کے ذریعے نظم و اطاعت کی اہمیت واضح کی۔ ان دونوں معرکوں کو ملا کر دیکھنا ہی سیرت کے اس باب کی حقیقی معنویت کو سمجھنے کا صحیح طریقہ ہے۔ بدر کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا:

> ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾
>
> آل عمران 3:123

یعنی اللہ نے بدر کے میدان میں تمہاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ فتح کا اصل سرچشمہ افرادی قوت نہیں بلکہ اللہ کی نصرت تھی، جو تقویٰ اور توکل سے وابستہ ہے۔

2. غزوۂ بدر کا پس منظر اور مشاورت

بدر کے پس منظر میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قریش نے مہاجرین کے چھوڑے ہوئے اموال ضبط کر لیے تھے اور مدینہ کے خلاف مسلسل خطرہ برقرار رکھا ہوا تھا۔ دو ہجری میں ابوسفیان کی قیادت میں ایک بڑا تجارتی قافلہ شام سے واپس آ رہا تھا، اور اسی قافلے کے معاملے نے کھلے تصادم کی صورت اختیار کر لی۔ مسلمان نسبتاً محدود تیاری کے ساتھ نکلے تھے لیکن جب قریش کو اطلاع ملی تو انہوں نے ایک بڑا اور مسلح لشکر بدر کی جانب روانہ کر دیا۔ اس صورتحال میں رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار دونوں سے کھلی مشاورت کی، کیونکہ انصار کا بیعتِ عقبہ میں کیا گیا معاہدہ صرف مدینہ کے اندر دفاع تک محدود تھا۔ انصار نے اس محدود تعبیر پر اکتفا نہ کرتے ہوئے مکمل تعاون کا اعلان کیا اور حضرت سعد بن معاذؓ نے وہ مشہور الفاظ کہے کہ اگر آپ ﷺ سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم آپ کے ساتھ کود دیں گے۔ اسی مشاورتی عمل میں میدان، پانی کے کنوؤں اور صف بندی کے حوالے سے مفید تجاویز کو بھی قبول کیا گیا، جیسے حباب بن منذرؓ کا وہ مشورہ جس کی بنیاد پر لشکر کو پانی کے قریب ترین کنویں کے پاس منتقل کیا گیا۔

3. میدانِ بدر: نفری، دعا اور فتح

بدر کے میدان میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تین سو سے کچھ زائد تھی جبکہ قریش کا لشکر قریب ایک ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا، جن کے پاس بہتر ہتھیار اور گھوڑے بھی موجود تھے۔ اس نمایاں عددی برتری کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے میدان میں عاجزی سے دعا مانگی، حتیٰ کہ حضرت ابوبکرؓ کو آپ ﷺ کی دعا کی شدت دیکھ کر تسلی دینا پڑی۔ آپ ﷺ نے صفوں کو منظم انداز میں ترتیب دیا اور جنگی حکمتِ عملی وضع کی۔ اللہ کی خصوصی نصرت سے قریش کے کئی نمایاں سردار—عتبہ، شیبہ اور ابوجہل جیسے دعوت کے سب سے سخت مخالفین—میدان میں مارے گئے اور مسلمانوں کو ایک فیصلہ کن اور غیر متوقع فتح حاصل ہوئی جس نے پورے عرب میں ان کی سیاسی اور فوجی حیثیت کو یکسر بدل دیا۔

4. جنگی قیدی اور فتحِ بدر کے اثرات

جنگی قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان مشاورت ہوئی، اور مختلف صورتوں میں ان کی رہائی طے کی گئی—کچھ کو فدیہ لے کر، کچھ کو مسلمانوں کے بچوں کو تعلیم دلا کر اور کچھ کو بلا معاوضہ آزاد کر دیا گیا۔ یہ فتح مدینہ کی سیاسی حیثیت اور مسلمانوں کے باہمی اعتماد کو غیر معمولی طور پر مستحکم کرنے کا باعث بنی، مگر قرآن کریم نے اس فتح کو انسانی غرور اور تفاخر کے بجائے اللہ کی نصرت اور تقویٰ سے جوڑ کر یہ سبق دیا کہ کامیابی کبھی محض عددی برتری یا جنگی مہارت کا نتیجہ نہیں ہوتی۔

5. غزوۂ اُحد کا پس منظر اور حکمتِ عملی پر بحث

بدر کی شکست کے بعد قریش کے دلوں میں بدلے کی آگ سلگتی رہی، اور تین ہجری میں انہوں نے ابوسفیان کی قیادت میں ایک بڑا لشکر تیار کیا۔ مدینہ میں مشاورت ہوئی کہ آیا شہر کے اندر رہ کر دفاعی حکمتِ عملی اپنائی جائے یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ذاتی رجحان دفاعی حکمتِ عملی کی طرف تھا، مگر نوجوان صحابہ کی اکثریت کی رائے پر احد کے قریب کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا جو اجتماعی مشاورت کے اصول کی ایک واضح مثال ہے۔

6. تیر اندازوں کی خطا اور خالد بن ولید کا حملہ

اس معرکے میں آپ ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو ایک اہم درے پر مقرر کیا اور سختی سے حکم دیا کہ چاہے فتح ہو یا شکست، وہ اپنی جگہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ ابتدائی مرحلے میں مسلمانوں کو واضح برتری حاصل ہوئی اور قریشی لشکر پسپا ہونے لگا۔ لیکن جب بیشتر تیر اندازوں نے یہ سمجھا کہ جنگ ختم ہو چکی ہے تو وہ مالِ غنیمت سمیٹنے کے لیے اپنی مقررہ جگہ چھوڑ کر نیچے اتر آئے۔ اسی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خالد بن ولید، جو اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیے ہوئے تھے، نے اپنے سواروں کے ساتھ خالی درے سے گھوم کر مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اس اچانک حملے نے پورے میدان کی صورتحال یکسر بدل دی، اور فتح شکست میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔

7. اُحد میں جانی نقصان اور رسول اللہ ﷺ کا دفاع

اس شدید ابتری میں حضرت حمزہؓ سمیت ستر کے قریب صحابہ کرام شہید ہوئے، خود رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے اور ایک دانت مبارک بھی شہید ہوا۔ اسی دوران آپ ﷺ کی شہادت کی غلط خبر پھیل گئی، جس سے مسلمانوں میں شدید اضطراب اور بددلی پیدا ہوئی اور بعض لڑائی چھوڑنے کے قریب پہنچ گئے۔ ایسے نازک لمحے میں حضرت کعب بن مالکؓ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو زندہ دیکھ کر بلند آواز میں خوشخبری سنائی، اور صحابہ کی ایک چھوٹی مگر بہادر جماعت نے آپ ﷺ کے گرد حصار قائم کر کے دفاع کیا، جن میں حضرت طلحہؓ نمایاں تھے جن کا ہاتھ اس دوران شدید زخمی ہوا۔ رفتہ رفتہ منتشر ہونے والا لشکر دوبارہ منظم ہوا اور بالآخر پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لے کر دشمن کے مزید حملے کو ناکام بنایا۔

8. بدر اور اُحد سے مشترکہ اسباق

بدر اور اُحد سے ملنے والے مشترکہ اسباق نہایت گہرے ہیں۔ بدر نے یہ سکھایا کہ توکل کے ساتھ مکمل تیاری کرنی چاہیے، جبکہ اُحد نے یہ واضح کیا کہ فوجی نظم اور قیادت کی ہدایت پر عمل کرنا کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔ ان دونوں معرکوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ فتح ایمان کی مستقل ضمانت نہیں اور کسی وقتی شکست کا مطلب حق کی نفی نہیں۔ قرآن کریم نے اُحد کے واقعے پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے غلطیوں کی نشاندہی اور اصلاح، قیادت کی رحمت اور اجتماعی احتساب کو انتقام اور مایوسی پر ترجیح دی، اور مسلمانوں کو دوبارہ عزم و ہمت کے ساتھ آگے بڑھنے کی تلقین کی۔

9. دونوں غزوات کا مجموعی تعلیمی نمونہ

دونوں غزوات مل کر ایک مکمل تعلیمی نمونہ پیش کرتے ہیں: کامیابی کے لیے مشاورت، نظم، ہدایت کی پابندی اور ثابت قدمی ناگزیر ہیں، جبکہ ناکامی کے بعد مایوسی کے بجائے احتساب، اصلاح اور دوبارہ عزم پیدا کرنا اصل امتحان ہوتا ہے۔ یہی وہ متوازن سبق ہے جو ہر اس فرد اور جماعت کے لیے رہنما ہے جو کسی بڑے مقصد کے حصول کے لیے کوشاں ہو، کیونکہ فتح اور شکست دونوں امتحان کی صورتیں ہیں جن سے گزر کر حقیقی پختگی حاصل ہوتی ہے۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، الأنفال 8؛ آل عمران 3: 121-180
2. صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوۂ بدر و غزوۂ احد
3. صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، بدر و احد
5. ابن القیم، زاد المعاد، ہدی النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی المغازی
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 غزوۂ بدر کے پس منظر میں کون سے اہم عوامل کارفرما تھے؟

غزوۂ بدر کے پس منظر میں سب سے پہلا عامل یہ تھا کہ قریش نے مکہ میں چھوڑے گئے مہاجرین کے اموال ضبط کر لیے تھے اور مدینہ کے خلاف مسلسل خطرہ برقرار رکھا ہوا تھا، جس سے کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی۔ دو ہجری میں ابوسفیان کی قیادت میں شام سے واپس آنے والے ایک بڑے تجارتی قافلے کے معاملے نے کھلے تصادم کی صورت اختیار کر لی، کیونکہ مسلمانوں نے اس قافلے کو روکنے کا ارادہ کیا جس کا مال دراصل ان کے مکہ میں چھوڑے گئے اثاثوں کا متبادل تھا۔ مسلمان نسبتاً محدود تیاری کے ساتھ نکلے تھے، مگر قریش کو اطلاع ملتے ہی انہوں نے ایک بڑا اور مسلح لشکر بدر کی جانب روانہ کر دیا، جس سے جنگ ناگزیر ہو گئی۔

2 غزوۂ بدر سے پہلے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کیسی مشاورت کی اور انصار نے کیا موقف اختیار کیا؟

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بدر کی طرف روانگی سے پہلے مہاجرین اور انصار دونوں سے کھلی اور تفصیلی مشاورت کی، کیونکہ انصار کا بیعتِ عقبہ میں کیا گیا معاہدہ اصولی طور پر صرف مدینہ کے اندر دفاع تک محدود تھا۔ انصار نے اس محدود تعبیر پر اکتفا کرنے کے بجائے مکمل تعاون کا اعلان کیا اور حضرت سعد بن معاذؓ نے یہ مشہور الفاظ کہے کہ اگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم آپ کے ساتھ کودنے کو تیار ہیں۔ اسی مشاورتی عمل میں میدانِ جنگ، پانی کے کنوؤں اور صف بندی سے متعلق مفید عملی تجاویز کو بھی خوش دلی سے قبول کیا گیا، جیسے حباب بن منذرؓ کا مشورہ کہ لشکر پانی کے قریب ترین کنویں کے پاس منتقل ہو۔

3 غزوۂ بدر کے میدان میں فریقین کی نفری اور نتیجہ کیا تھا؟

بدر کے میدان میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تین سو سے کچھ زائد تھی جبکہ قریش کا لشکر قریب ایک ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا، جن کے پاس بہتر ہتھیار اور گھوڑے بھی موجود تھے۔ اس نمایاں عددی اور مادی برتری کے باوجود رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے میدان میں عاجزی سے طویل دعا مانگی اور صفوں کو منظم انداز میں ترتیب دیا۔ اللہ کی خصوصی نصرت سے قریش کے کئی نمایاں سردار، جن میں عتبہ، شیبہ اور ابوجہل جیسے سخت ترین مخالفین شامل تھے، میدان میں مارے گئے اور مسلمانوں کو ایک فیصلہ کن اور غیر متوقع فتح حاصل ہوئی، جس نے پورے عرب میں ان کی سیاسی اور فوجی حیثیت کو یکسر تبدیل کر دیا۔

4 جنگی قیدیوں کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا اور بدر کی فتح کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

بدر کے جنگی قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام کے درمیان تفصیلی مشاورت ہوئی، اور مختلف صورتوں میں ان کی رہائی طے کی گئی: کچھ کو فدیہ لے کر، کچھ کو مسلمانوں کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے عوض اور کچھ کو بلا معاوضہ آزاد کر دیا گیا۔ اس فتح نے مدینہ کی سیاسی حیثیت کو غیر معمولی طور پر مستحکم کیا اور مسلمانوں کے باہمی اعتماد میں نمایاں اضافہ کیا۔ اس کے باوجود قرآن کریم نے اس فتح کو انسانی غرور یا تفاخر کے بجائے اللہ کی نصرت اور تقویٰ سے جوڑا، تاکہ مسلمان یہ سبق سیکھیں کہ کامیابی محض عددی برتری یا جنگی مہارت کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ کی مدد کا مرہونِ منت ہے۔

5 غزوۂ اُحد کا پس منظر کیا تھا اور مدینہ میں کیسی حکمتِ عملی پر بحث ہوئی؟

بدر کی شکست کے بعد قریش کے دلوں میں انتقام کی آگ سلگتی رہی، اور تین ہجری میں انہوں نے ابوسفیان کی قیادت میں ایک بڑا اور منظم لشکر تیار کر کے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ مدینہ میں اس بات پر مشاورت ہوئی کہ آیا شہر کے اندر رہ کر دفاعی حکمتِ عملی اپنائی جائے یا باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کیا جائے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ذاتی رجحان دفاعی حکمتِ عملی کی طرف تھا، کیونکہ اس میں جانی نقصان کم ہونے کا امکان تھا، مگر نوجوان صحابہ کی اکثریت کی خواہش پر احد کے قریب کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جو اجتماعی مشاورت کے اصول کی واضح مثال ہے۔

6 تیراندازوں کی آزمائش کا واقعہ کیسے پیش آیا اور اس کے کیا نتائج ہوئے؟

غزوۂ اُحد میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پچاس تیراندازوں کو ایک اہم درے پر مقرر کیا اور سختی سے حکم دیا کہ چاہے فتح ہو یا شکست، وہ کسی صورت اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ ابتدائی مرحلے میں مسلمانوں کو واضح برتری حاصل ہوئی اور قریشی لشکر پسپا ہونے لگا۔ لیکن جب بیشتر تیراندازوں نے یہ سمجھا کہ جنگ ختم ہو چکی ہے تو وہ مالِ غنیمت سمیٹنے کی خواہش میں اپنی جگہ چھوڑ کر نیچے اتر آئے۔ اسی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خالد بن ولید، جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، نے خالی درے سے گھوم کر مسلمانوں کے پیچھے سے اچانک حملہ کر دیا، جس نے پوری صورتحال کو یکسر بدل دیا۔

7 اُحد کی جنگ میں صحابہ کرام کو کن مشکلات اور صدمات کا سامنا کرنا پڑا؟

خالد بن ولید کے اچانک حملے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی ابتری میں حضرت حمزہؓ سمیت ستر کے قریب صحابہ کرام شہید ہوئے، اور خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے، ایک دانت مبارک بھی شہید ہوا اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خون آلود ہو گئے۔ اسی دوران آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شہادت کی غلط خبر پھیل گئی، جس سے مسلمانوں میں شدید اضطراب اور مایوسی پیدا ہوئی اور بعض جنگجو لڑائی چھوڑنے کے قریب پہنچ گئے۔ اس نازک صورتحال میں حضرت کعب بن مالکؓ نے سب سے پہلے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو زندہ دیکھ کر بلند آواز میں خوشخبری سنائی، جس سے بکھرتا ہوا حوصلہ دوبارہ بحال ہونے لگا اور صحابہ ایک بار پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گرد جمع ہونے لگے۔

8 رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گرد دفاع کیسے قائم کیا گیا اور لشکر کو کیسے منظم کیا گیا؟

شہادت کی غلط خبر پھیلنے اور ابتری کے دوران صحابہ کی ایک چھوٹی مگر نہایت بہادر جماعت نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گرد حصار قائم کر کے مسلسل دفاع کیا، جن میں حضرت طلحہؓ نمایاں تھے جن کا ہاتھ اس دوران شدید زخمی ہوا تاکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جان محفوظ رہے۔ رفتہ رفتہ منتشر ہونے والا لشکر دوبارہ منظم ہوا اور بالآخر پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لے کر دشمن کے مزید حملوں کو ناکام بنا دیا۔ یہ منظر ظاہر کرتا ہے کہ مشکل ترین لمحات میں بھی چند مخلص افراد کی ثابت قدمی پوری جماعت کو تباہی سے بچا سکتی ہے اور قیادت کی حفاظت اجتماعی ذمہ داری بن جاتی ہے۔

9 بدر اور اُحد کے نتائج میں بنیادی فرق کیا تھا اور اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

بدر میں کم تعداد اور محدود وسائل کے باوجود نظم، مشاورت اور ثابت قدمی کی بدولت مسلمانوں کو فیصلہ کن کامیابی ملی، جس نے مدینہ کی سیاسی حیثیت کو مضبوط کیا۔ اُحد میں ابتدائی برتری کے باوجود تیراندازوں کے مقررہ جگہ چھوڑنے سے شدید نقصان پہنچا اگرچہ آخر کار مسلمان مکمل تباہی سے بچ نکلے۔ اس فرق سے یہ سبق ملتا ہے کہ کامیابی صرف تعداد یا جذبے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ نظم وضبط اور قیادت کی ہدایات کی مکمل پابندی ناگزیر ہے۔ بدر نے اعتماد اور حوصلہ دیا جبکہ اُحد نے اطاعت، نظم اور وقتی ناکامی میں چھپے اخلاقی و روحانی سبق کی اہمیت واضح کی، اور یہ بھی سکھایا کہ قیادت کی ہدایت پر عمل ذاتی رائے پر ہمیشہ مقدم ہونا چاہیے۔

10 ان دونوں غزوات سے مجموعی طور پر کیا آفاقی اسباق حاصل ہوتے ہیں؟

بدر اور اُحد دونوں مل کر یہ سبق دیتے ہیں کہ فتح ایمان کی مستقل اور دائمی ضمانت نہیں، اور کسی وقتی شکست کا مطلب حق کی نفی یا ناکامی نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے اُحد کے واقعے پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے غلطیوں کی نشاندہی اور اصلاح، قیادت کی رحمت اور اجتماعی احتساب کو انتقام اور مایوسی پر واضح طور پر ترجیح دی۔ یہ دونوں معرکے مل کر ایک مکمل تعلیمی نمونہ پیش کرتے ہیں: کامیابی کے لیے مشاورت، نظم اور ثابت قدمی ناگزیر ہیں، جبکہ ناکامی کے بعد مایوسی چھوڑ کر احتساب اور دوبارہ عزم پیدا کرنا ہی اصل امتحان اور پختگی کی علامت ہے، اور یہی وہ توازن ہے جو ہر دور کی امت کو درکار رہتا ہے۔

کثیرالانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 بدر اور اُحد کو ایک ہی سبق کے دو رخ کیوں کہا گیا ہے؟

- **الف بدر نے توکل وتیاری کا سبق دیا جبکہ اُحد نے نظم واطاعت کی اہمیت واضح کی**
- ب دونوں معرکوں کے نتائج بالکل ایک جیسے تھے
- ج دونوں معرکوں میں مسلمانوں کو شکست ہوئی
- د ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا

وضاحت: بدر نے فتح کے ذریعے توکل اور تیاری کا سبق دیا، جبکہ اُحد نے وقتی نقصان کے ذریعے نظم واطاعت کی اہمیت واضح کی۔

2 سورۃ آل عمران کی آیت ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ...﴾ کیا واضح کرتی ہے؟

- **الف فتح کا اصل سرچشمہ افرادی قوت نہیں بلکہ اللہ کی نصرت تھی**
- ب مسلمان عددی طور پر برتر تھے
- ج بدر کی جنگ ایک معمولی واقعہ تھا
- د قریش کمزور تھے اس لیے ہارے

وضاحت: یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ نے بدر میں مدد کی جبکہ مسلمان کمزور تھے، یعنی فتح کا سرچشمہ تقویٰ اور توکل سے وابستہ اللہ کی نصرت تھی۔

3 غزوۂ بدر کا فوری سبب کیا بنا؟

- **الف ایک تجارتی قافلے کا معاملہ**
- ب حج کے انتظامات پر تنازع
- ج مدینہ کے اندرونی جھگڑے
- د یہودی قبائل کی بغاوت

وضاحت: دو ہجری میں ابوسفیان کی قیادت میں شام سے واپس آنے والے تجارتی قافلے کے معاملے نے کھلے تصادم کی صورت اختیار کر لی۔

4 مسلمانوں کے بدر کی طرف نکلنے کا اصل محرک کیا تھا؟

- **الف قریش کی طرف سے ضبط شدہ اموال کا معاملہ اور مسلسل خطرہ**
- ب نیا علاقہ فتح کرنے کی خواہش
- ج تجارتی منافع کمانا
- د حبشہ سے واپسی کا سفر

وضاحت: قریش نے مہاجرین کے اموال ضبط کر لیے تھے اور مدینہ کے خلاف مسلسل خطرہ برقرار رکھا ہوا تھا، جس نے کشیدگی بڑھائی۔

5 انصار نے بدر کے موقع پر بیعتِ عقبہ کی تعبیر کے بارے میں کیا موقف اپنایا؟

- الف صرف مدینہ کے اندر دفاع تک محدود رہنے کا
- **ب محدود تعبیر کے بجائے مکمل تعاون کا اعلان کیا**
- ج جنگ میں شرکت سے انکار کیا
- د غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا

وضاحت: انصار نے بیعتِ عقبہ کی محدود تعبیر پر اکتفا کرنے کے بجائے مکمل تعاون کا اعلان کیا۔

6 حضرت سعد بن معاذؓ نے بدر کے موقع پر کیا مشہور بات کہی؟

- **الف اگر سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم ساتھ کود دیں گے**
- ب ہم مدینہ سے باہر نہیں جائیں گے
- ج ہمیں مہلت درکار ہے
- د ہم صرف دعا کریں گے

وضاحت: حضرت سعد بن معاذؓ نے یہ مشہور الفاظ کہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو انصار ان کے ساتھ کودنے کو تیار ہیں۔

7 حباب بن منذرؓ کے مشورے کی بنیاد پر کیا اقدام کیا گیا؟

- **الف لشکر کو پانی کے قریب ترین کنویں کے پاس منتقل کیا گیا**
- ب لشکر کو مدینہ واپس بلا لیا گیا
- ج جنگ ملتوی کر دی گئی
- د صف بندی تبدیل نہیں کی گئی

وضاحت: حباب بن منذرؓ کے مفید مشورے پر لشکر کو پانی کے قریب ترین کنویں کے پاس منتقل کیا گیا، جو ایک اہم حکمتِ عملی ثابت ہوئی۔

8 بدر کے میدان میں فریقین کی تخمینی تعداد کیا تھی؟

الف مسلمان تین سو سے زائد، قریش قریب ایک ہزار
ب مسلمان ایک ہزار، قریش تین سو
ج دونوں فریق برابر تعداد میں تھے
د مسلمان پانچ سو، قریش دو سو

وضاحت: بدر کے میدان میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تین سو سے کچھ زائد تھی جبکہ قریش کا لشکر قریب ایک ہزار جنگجوؤں پر مشتمل تھا۔

9 عددی برتری نہ ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے میدانِ بدر میں کیا کیا؟

الف عاجزی سے طویل دعا مانگی اور صفوں کو منظم کیا
ب فوری پسپائی اختیار کی
ج لڑائی سے گریز کیا
د قریش سے صلح کی پیشکش کی

وضاحت: نمایاں عددی برتری کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے عاجزی سے دعا مانگی اور صفوں کو منظم انداز میں ترتیب دیا۔

10 بدر میں قریش کے کون سے سردار مارے گئے؟

الف ابوسفیان اور خالد بن ولید
ب عتبہ، شیبہ اور ابوجہل
ج عمرو بن العاص اور ولید بن مغیرہ
د ابولہب اور عکرمہ

وضاحت: اللہ کی نصرت سے قریش کے نمایاں سردار عتبہ، شیبہ اور ابوجہل جیسے سخت ترین مخالفین بدر کے میدان میں مارے گئے۔

11 بدر کی فتح نے مسلمانوں کی حیثیت پر کیا اثر ڈالا؟

الف پورے عرب میں ان کی سیاسی اور فوجی حیثیت یکسر بدل دی
ب کوئی خاص اثر نہیں ہوا
ج مسلمانوں کی حیثیت کمزور ہوگئی
د صرف مدینہ کے اندر اثر رہا

وضاحت: یہ فیصلہ کن اور غیر متوقع فتح تھی جس نے پورے عرب میں مسلمانوں کی سیاسی اور فوجی حیثیت کو یکسر بدل دیا۔

12 بدر کے جنگی قیدیوں کی رہائی کن صورتوں میں طے ہوئی؟

الف صرف فدیہ لے کر
ب فدیہ، تعلیم دلانے اور بلا معاوضہ آزادی کی مختلف صورتوں میں
ج صرف قتل کر کے
د صرف غلام بنا کر

وضاحت: قیدیوں کی رہائی مختلف صورتوں میں طے ہوئی: کچھ کو فدیہ لے کر، کچھ کو بچوں کو تعلیم دلانے کے عوض اور کچھ کو بلا معاوضہ آزاد کیا گیا۔

13 قرآن کریم نے بدر کی فتح کو کس چیز سے جوڑا؟

الف انسانی غرور اور تفاخر سے
ب اللہ کی نصرت اور تقویٰ سے
ج صرف عددی برتری سے
د صرف جنگی مہارت سے

وضاحت: قرآن کریم نے فتح کو انسانی غرور کے بجائے اللہ کی نصرت اور تقویٰ سے جوڑا تاکہ مسلمان یہ سبق سیکھیں۔

14 غزوۂ اُحد کس سال پیش آیا؟

الف ایک ہجری میں
ب دو ہجری میں
ج تین ہجری میں
د پانچ ہجری میں

وضاحت: قریش نے بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لیے تین ہجری میں ایک بڑا لشکر تیار کیا، جس سے غزوۂ اُحد پیش آیا۔

15 مدینہ میں اُحد سے پہلے کس حکمتِ عملی پر مشاورت ہوئی؟

الف شہر کے اندر دفاع یا باہر نکل کر مقابلہ
ب صلح کرنے یا نہ کرنے
ج نجاشی سے مدد مانگنے یا نہ مانگنے
د مدینہ چھوڑنے یا نہ چھوڑنے

وضاحت: مدینہ میں یہ مشاورت ہوئی کہ آیا شہر کے اندر رہ کر دفاعی حکمتِ عملی اپنائی جائے یا باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کیا جائے۔

16 رسول اللہ ﷺ کا ذاتی رجحان کس حکمتِ عملی کی طرف تھا اور آخر میں کیا فیصلہ ہوا؟

الف دفاعی حکمتِ عملی، مگر نوجوان صحابہ کی اکثریت کی رائے پر کھلے میدان میں مقابلہ طے ہوا
ب جارحانہ حملہ، اور یہی فیصلہ ہوا
ج صلح، مگر انصار نے انکار کیا
د مکہ پر حملہ، مگر مؤخر کر دیا گیا

وضاحت: آپ ﷺ کا رجحان دفاعی حکمتِ عملی کی طرف تھا، مگر نوجوان صحابہ کی اکثریت کی رائے پر احد کے قریب کھلے میدان میں مقابلے کا فیصلہ ہوا۔

17 اُحد کے میدان میں تیراندازوں کو کیا حکم دیا گیا تھا؟

الف فتح یا شکست کسی صورت میں اپنی جگہ نہ چھوڑیں

ب صرف فتح کی صورت میں جگہ چھوڑیں

ج دشمن کے قریب جاکر حملہ کریں

د مال غنیمت جمع کرنا شروع کردیں

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے تیراندازوں کو سختی سے حکم دیا کہ چاہے فتح ہو یا شکست، وہ اپنی مقررہ جگہ ہرگز نہ چھوڑیں۔

18 تیراندازوں نے اپنی جگہ کیوں چھوڑی؟

الف دشمن کے حملے کے خوف سے

ب مالِ غنیمت سمیٹنے کی خواہش میں

ج پانی کی کمی کی وجہ سے

د رسول اللہ ﷺ کے نئے حکم پر

وضاحت: ابتدائی برتری کے بعد بیشتر تیراندازوں نے سمجھا کہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور مالِ غنیمت سمیٹنے کی خواہش میں اپنی جگہ چھوڑ دی۔

19 خالد بن ولید نے اُحد میں کیا کردار ادا کیا؟

الف وہ مسلمانوں کی صفوں میں لڑے

ب انہوں نے خالی درے سے گھوم کر مسلمانوں کے پیچھے سے حملہ کیا

ج انہوں نے صلح کرائی

د وہ میدان سے غائب ہو گئے

وضاحت: خالد بن ولید، جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، نے خالی درے سے گھوم کر مسلمانوں کے پیچھے سے اچانک حملہ کیا۔

20 درج ذیل میں سے کون سا بیان تیراندازوں کے واقعے کے سبق کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف قیادت کی ہدایت پر عمل کامیابی کی بنیادی شرط ہے

ب مال غنیمت جمع کرنا سب سے اہم تھا

ج ابتدائی فتح کا مطلب حتمی کامیابی ہے

د تیراندازوں کا کردار غیر اہم تھا

وضاحت: تیراندازوں کے مقررہ جگہ چھوڑنے سے حاصل ہونے والا نقصان یہ سکھاتا ہے کہ فوجی نظم اور قیادت کی ہدایت پر عمل ناگزیر ہے۔

21 اُحد کی جنگ میں کون سے جلیل القدر صحابی شہید ہوئے؟

الف حضرت عمر بن خطابؓ

ب حضرت حمزہؓ

ج حضرت ابو بکرؓ

د حضرت عثمانؓ

وضاحت: اُحد کی جنگ میں حضرت حمزہؓ سمیت ستر کے قریب صحابہ کرام شہید ہوئے۔

22 اُحد میں رسول اللہ ﷺ کو کیا زخم آئے؟

الف کوئی زخم نہیں آیا

ب چہرہ مبارک زخمی ہوا اور ایک دانت مبارک شہید ہوا

ج صرف ہاتھ زخمی ہوا

د صرف پاؤں زخمی ہوا

وضاحت: اُحد کی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم آئے اور ایک دانت مبارک بھی شہید ہوا۔

23 اُحد میں کس غلط خبر نے مسلمانوں میں اضطراب پیدا کیا؟

الف شکست کی خبر

ب رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی غلط خبر

ج قریش کی پسپائی کی خبر

د مدینہ پر حملے کی خبر

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کی شہادت کی غلط خبر پھیل گئی، جس سے مسلمانوں میں شدید اضطراب اور مایوسی پیدا ہوئی۔

24 اس نازک لمحے میں کس صحابی نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو زندہ دیکھ کر خوشخبری سنائی؟

الف حضرت کعب بن مالکؓ

ب حضرت طلحہؓ

ج حضرت سعد بن معاذؓ

د حضرت بلالؓ

وضاحت: حضرت کعب بن مالکؓ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کو زندہ دیکھ کر بلند آواز میں خوشخبری سنائی، جس سے حوصلہ بحال ہوا۔

25 رسول اللہ ﷺ کے گرد دفاع میں کون سے صحابی نمایاں تھے جن کا ہاتھ زخمی ہوا؟

الف حضرت طلحہؓ

ب حضرت بلالؓ

ج حضرت زید بن حارثہؓ

د حضرت سعد بن معاذؓ

وضاحت: حضرت طلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے گرد دفاع میں نمایاں کردار ادا کیا اور اس دوران ان کا ہاتھ شدید زخمی ہوا۔

26 اُحد کے آخری مرحلے میں منتشر لشکر نے کیا کیا؟

- الف دوبارہ منظم ہوکر پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی
- ب مکمل طور پر میدان چھوڑ دیا
- ج قریش کے ساتھ صلح کر لی
- د مدینہ واپس بھاگ گئے

وضاحت: رفتہ رفتہ منتشر ہونے والا لشکر دوبارہ منظم ہوا اور پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لے کر دشمن کے مزید حملے کو ناکام بنایا۔

27 بدر اور اُحد کے نتائج میں بنیادی فرق کیا تھا؟

- الف بدر میں فیصلہ کن فتح اور اُحد میں نظم کی خلاف ورزی سے نقصان
- ب دونوں میں فتح ہوئی
- ج دونوں میں شکست ہوئی
- د دونوں کے نتائج یکساں تھے

وضاحت: بدر میں نظم اور مشاورت سے فیصلہ کن فتح ملی، جبکہ اُحد میں تیراندازوں کے مقررہ جگہ چھوڑنے سے نقصان پہنچا۔

28 دونوں غزوات سے مجموعی طور پر کیا سبق ملتا ہے؟

- الف فتح ایمان کی مستقل ضمانت نہیں اور شکست حق کی نفی نہیں
- ب فتح ہمیشہ یقینی ہوتی ہے
- ج شکست کا مطلب ہمیشہ ناکامی ہے
- د نظم وضبط کی کوئی اہمیت نہیں

وضاحت: بدر اور اُحد سے یہ آفاقی سبق ملتا ہے کہ فتح ایمان کی مستقل ضمانت نہیں اور کسی وقتی شکست کا مطلب حق کی نفی یا ناکامی نہیں ہوتا۔

29 قرآن نے اُحد کی جنگ کے بعد امت کو کیا رہنمائی دی؟

- الف انتقام اور مایوسی کی رہنمائی دی
- ب غلطیوں کی اصلاح، رحمت اور اجتماعی احتساب کی رہنمائی دی
- ج خاموشی اختیار کرنے کی رہنمائی دی
- د جنگ ترک کرنے کی رہنمائی دی

وضاحت: قرآن کریم نے اُحد کے واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے غلطیوں کی نشاندہی و اصلاح، قیادت کی رحمت اور اجتماعی احتساب کو انتقام اور مایوسی پر ترجیح دی۔

30 دونوں غزوات مل کر کس مکمل تعلیمی نمونے کی نمائندگی کرتے ہیں؟

- الف کامیابی کے لیے مشاورت، نظم اور ثابت قدمی، اور ناکامی کے بعد احتساب و دوبارہ عزم ناگزیر ہیں
- ب صرف فتح ہی قابلِ توجہ ہے، شکست سے کچھ نہیں سیکھا جا سکتا
- ج جنگ سے مکمل اجتناب ہی بہترین حکمتِ عملی ہے
- د نظم وضبط کا کوئی کردار نہیں

وضاحت: بدر اور اُحد مل کر سکھاتے ہیں کہ کامیابی کے لیے مشاورت، نظم اور ثابت قدمی ناگزیر ہیں، جبکہ ناکامی کے بعد مایوسی کے بجائے احتساب اور دوبارہ عزم اصل امتحان ہے۔